REGISTERED. L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہی۔ | ۲۹ اپریل ۱۹۱۰ء | نمبر ۱۷

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

امیشنروں کے واسطے

۱- مسیح کی تعلیم ۴ر و ۸ر

۲- علم الارض ۸ر +

۳- بائیبل کی تواریخ (ہیلی) عہ +

۴- ٹھاکر کی مسیحی زندگی ۱۲ر +

۵- پاٹرشی ۶ر +

۶- معجزاتِ مسیح عہ +

۷- واعظین از مسیحی اول و دوم و سوم عہ +

۸- مسیح ابن اللہ ۲ر +

۹- نجات کی تعلیم ۱۲ر +

۱۰- تنویر الذہن فی فصاحت القرآن ۸ر +

۱۱- مسیح کا نمونہ ۸ر +

۱۲- خاندانی فرائض ۱۲ر +

۱۳- ۱۰ اگسٹین کے اقرارات عہ +

۱۴- اثمار شیریں ۴ر و ۱۲ر +

۱۵- عیسائی مسافر عہ +

۱۶- راہِ زندگی ۱۲ر +

۱۷- اصلاح تمدن ۵ر +

۱۸- اصلاح اخلاق ۴ر +

۱۹- ستیارتھ پرکاش درپن ۸ر +

۲۰- موازنہ مذاہب ۸ر + رومن

۲۱- گنجینہ اسلام ۸ر + رومن

۲۲- سیپردائے ۶ر و ۸ر +

۲۳- دینِ حق کی تحقیق ۳ر +

۲۴- میزان الحق ۴ر +

۲۵- کشف القرآن ۶ر +

۲۶- کشف الحقائق ۸ر +

۲۷- روح سے معمور زندگی ۴ر +

۲۸- طریق دعا

۲۹- بائیبل کس طرح پڑھنی چاہیے

۳۰- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات ۴ر

۳۱- خدا کی ہستی ۱۲ر +

۳۲- حقیقتِ مسیح ۸ر +

۳۳- حیاتِ مسیح ۱۲ر +

۳۴- الکنِڈی ۱۲ر +

۳۵- القابِ مسیحی ۲ر +

۳۶- عقائد اسلامیہ ۱۰ر +

۳۷- اورادِ سیرت المسیح ۸ر +

۳۸- بائیبل کا الہام ۸ر ۱۲ر +

۳۹- گورنمنٹ انگلیشیہ کی تاریخ و حکومت ۸ر +

۴۰- مسیح کے خاص دوست ۸ر +

۴۱- راہِ نجات ۴ر +

۴۲- راحت القلوب ۲ر +

۴۳- عہدِ جدید ۸ر +

۴۴- حیاتِ پولوس ۴ر +
۴۵- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں ۴ر +
۴۶- تاریخ مذہب ۸ر +
۴۷- تاریخ روم ۸ر +
۴۸- ایک چینی سیاح کا سفرنامہ ۴ر +
۴۹- مشاہیر عالم ۴ر +

۲- خاندان کیلئے کتابیں

۱- تاریخ مصر ۸ر +
۲- مرقعہ روس ۸ر +
۳- یروشلیم کے آخری ایام ۸ر +
۴- مارکوپو- ۸ر +
۵- سکندر اعظم ۲ر +
۶- یونانی تاریخ ۶ر +
۷- انگلستان کے خانگی حالات ۶ر +
۸- رومتہ الکبرا ۶ر +
۹- سیر ہندوستان ۸ر +
۱۰- شہیدان کا ریخ ۱۲ر +
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت ۳ر +
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات قیمت ۲ر +
۱۳- چارلس ایچ- سپرجن کی سوانح عمری قیمت ار +
۱۴- ڈاکٹر جڈسن صاحب کی سرگذشت قیمت ۳ر +
۱۵- جاپان کے حالات ۲ رو ۸ر +
۱۶- طلائی شمعدان ۴ر رومن اردو +
۱۷- رابنسن کروسو ۱۲ر +
۱۸- مرقع جاپان ۸ر +
۱۹- مونگے کا جزیرہ ۸ر +
۲۰- ویدوں کی تعلیم ۱۰ر +

۳- نجی کی تلاوت کیلئے کتابیں

۱- طیطس رفیقِ صلیب ۸ر +
۲- تلاشِ حق اردو و رومن ۳ر ۶ر +
۳- رامپال سنگھ اردو ۴ر رومن ۸ر +
۴- شریف بیبیاں ۳ر ۶ر +
۵- سورج پرکاش ۶ر و ۱۲ر +
۶- عزت بیتال ۵ ر و ۸ ر +
۷- چندر لیلا ۶ر +
۸- ابن حور ۸ر +
۹- زرین ملک کی تلاش ۸ر +
۱۰- شعاعِ نور حصہ اول و دوم ۵ر +
۱۱- پھلمنی اور کرونا ۴ر +
۱۲- یوڈیاس اگاسٹے ۱۲ر
۱۳- تاراکا احوال ۳ر +
۱۴- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دوم ۸ر +
۱۵- کلیان اور مایا کا قصہ ۲ر +

۱- انجیل داؤد ۲ر و ۴ر +
۲- اصلاح حفظان صحت ار +
۳- زراعتی اصلاح ار
۴- صنعت اور دستکاری کی ترقی ۲ر +
۵- افلاس ہند کے قابل علاج و اسباب ار
۶- آئینہ قرآن ۶ر +
۷- بیداری کے گیت رومن ار +
۸- مسیح کی تعلیم- رومن اردو ۱۲ر +
۹- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں ۶ پائی
۱۰- رسالہ اظہار الحق ار +
۱۱- مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے- ۳ پائی +
۱۲- یسوع مسیح کون تھا- ار +
۱۳- رشیوں کا آبائی وطن- ۲ر +
۱۴- اسلام میں مسیح ½ار +
۱۵- خدائے اسلام- ۲ر +
۱۶- ینابیع القرآن- ۳ر +
۱۷- الکفارہ- ۶ پائی +
۱۸- دینِ اسلام- ار +
۱۹- روس صاحب کے رسالے ۲۰ عدد قیمت فی عدد ۳ پائی +
۲۰- ینابیع الاسلام ۸ر +
۲۱- فوز العظیم- ۲ر
۲۲- دولت لازوال- قیمت ۳ر ۵ر- ۸ر +
۲۳- چندر لیلا گورمکھی ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی-پی یا نقد قیمت پر ملسکتی ہیں +

نور افشاں

لودیانہ ۔ جمعہ ۔ ۲۹ اپریل سنہ ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

۱۔ پادری یا بسنتا ۔ ایڈیٹر ۔ صفحہ ۴
۲۔ ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب ۔ " ۔ ۵
۳۔ مادری محبت ۔ اقتباس ۔ ۶
۴۔ مکان ستہ ۔ پادری غلام مسیح ۔ ۶
۵۔ ویدیک شائستگی ۔ بی بی رائے ۔ ۶
۶۔ مہرشی ۔ پی کے سنگھ ۔ "
۷۔ مسیحیت کا اثر ہندوستان پر اور اس کا غلبہ ہندوستانی مذہبی خیالات پر ۔ مسٹر رنت پیج سواعظ صفحہ ۸
۸۔ این ایم ۔ ایس کی پنجاب میں پہلی ڈسپنسری اکائٹہ ڈاکٹر ونیا نامہ صفحہ ۸ ۔ (۹) اشتہار عام مسیحی کانوفرنس ۔ سکھ ... صفحہ ۹ ۔ (۱۰) کشمیر جنت نظیر پھولوں کی بنگال صفحہ ۹ ۔ (۱۱) وعظ اور کلام کے مطالعہ کی نسبت شیطان کے چند ۔ پادری این بیداس صفحہ ۱۰ ۔ (۱۲) ملکہ کرسچنی سیر مسٹر وزت الدین صفحہ ۱۰ (۱۳) گوہر نایاب صفحہ ۱۱ (۱۴) محنت ۔ بر محمد بیچارک صفحہ ۱۱

اخبار کی بہار

ایک نیا طریقہ پختہ سڑکوں کے بنانیکا نکلا ہے۔ کیلی جلی ہوئی ٹوپلوں کے ٹکڑوں اور روڑوں سے سڑکیں بنائی جاویں۔ ایسی سڑکیں اگرچہ گاڑیوں کے لئے مفید ہوں لیکن پاؤں چلنے والے لوگوں کے لئے تکلیف کا باعث ہونگی۔

انگریزی ٹکسال کے کارخانہ میں فی شلنگ تین پنیس اور ایک ٹن وزن کی چیز پر ۴۲۳ پونڈ منافع ہوتا ہے۔

انگلستان میں لارڈ کنگسبرگ صاحب نے پہلے پوسٹ کارڈ ایجاد کئے تھے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ شہد کی مکھیوں کو ایک پونڈ شہد جمع کرنے کے لئے ۶۵۰۰۰ ۳ پھولوں پر پھرنا پڑتا ہے جن میں سے رس جمع کر کے شہد بنانا پڑتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کتنی محنت مکھیوں کو اٹھانی پڑتی ہے۔

یونائٹڈ سٹیٹس اپنے پریزیڈنٹ کے حجام کے لئے سالانہ ۳۰۰ ڈالر دیا کرتے تھے۔ اب پریزیڈنٹ مسٹر ٹافٹ کا ارادہ ہے کہ خود حجام کو اجرت دیا کریں اور سٹیٹس کو اس خرچ سے سبکدوش کریں۔

مختلف ممالک میں گھوڑوں کے مختلف قسم کے نعل لگائے جاتے ہیں۔ جاپان میں درختوں کی نالی کے نعل بنا کر لگائے جاتے ہیں۔ آئسلینڈ میں بھیڑوں کے سینگوں کے نعل بنتے ہیں۔ اکسس گھاٹی میں بارہ سنگے کے سینگوں کے نعل بنتے ہیں۔ سوڈان میں اونٹ کے چمڑے کے نعل استعمال ہوتے ہیں۔

نہایت افسوس کیساتھ یہ خبر سنی گئی ہے کہ مسیس ٹوڈ نیا جہاز پاس کے ایک کیبن میں سے کود کر سمندر میں ڈوب مرے ہیں۔ ٹی۔

ریسیڈرین پادری صاحب مقیم لاہور کی ہیم صاحبہ سمندر میں ڈوب کر مر گئی۔ ہیم صاحبہ کو بمبئی میں سن سٹروک ہو گیا تھا جس سے انکے دماغ میں فتور آ گیا تھا اور اس کی وجہ سے وہ اس طرح سے ہلاک ہو گئیں۔ پادری صاحب کیساتھ سب کو ہمدردی ہے۔

ہمعصر سول اینڈ ملٹری گزٹ قمطراز ہے کہ احمدآباد میں ایک بڑی بھاری چوری ہوئی ہے جس میں ڈیڑھ لاکھ کا نقصان ہوا ہے۔ یہ چوری دلپ موہنچند کے گھر میں ہوئی ہے۔ جواہرات چوری گئے ہیں جن میں ایک ہار ۴۰۰۰۰ کی مالیت کا تھا۔

ٹنگ صاحب ناصبہ عنقریب عازم انگلستان ہونگے اور اس سیاحت میں ۶ ماہ کا عرصہ صرف کرینگے۔

بمبئی سے ۱۱ ہزار ۶۰۰ روپیہ کے قیمتی طلائی پاسے امرتسر کو روانہ کئے گئے تھے جو راستہ میں گم ہو گئے۔ مگر بیمہ صرف ۴۰۰۰ روپیہ کی مالیت کا کروایا گیا تھا۔

بھائی پرمانند ایم۔ اے کا مقدمہ آخر کار فیصل ہو گیا اور حکم سنایا گیا۔ آپ سے ۵ ہزار روپیہ کی ضمانت تین سال کے عرصے کے لئے لی گئی ہے۔ اگر وہ نہ مہیا کر سکے تو اس کے عوض تین سال قید محض رہے۔

اہل نیوزیلینڈ نے فی الحال نہایت عمدہ تجویز کی ہے۔ جس کی وجہ سے آئندہ وہاں بھیکمنگے نظر نہ آئیں گے۔ اور وہ تجویز یہ ہے کہ وہ اس امر کی کوشش کرینگے کہ وہ خوب تحقیق کر کے دریافت کرینگے۔ اگر کسی شخص کو ہیچ مدد کی ضرورت ہے اور وہ کام کرنے کے قابل ہو تو اس کے لئے ملازمت بہم پہنچائی جائے گی۔ اور اگر کوئی کام کرنے کے بالکل ناقابل ہے تو اس کے گزارے کے لئے ۲۹۰ روپیہ سالانہ پنشن مقرر کی جائے گی۔ شاباش۔ حب الوطنی اسی کا نام ہے۔

مجمع جمیل کھنڈ کے ایک ضلع کے بہت سے مسیحیوں میں یہ رواج پڑ گیا ہے کہ وہ سلام کے جواب میں ہاتھ اٹھانے کے بجائے تین انگلیاں اٹھاتے ہیں جو گویا ان کے مسیحی ہونیکا ایک خفیہ نشان ہے۔

پنجاب میں ۴۵ سے اسکول ہیں جن میں ۴۲۲ طلبا تعلیم پاتے ہیں۔

یہ خبر خوشی کیساتھ پڑھی جائیگی کہ بمبئی کے سر کریم بھائی ابراہیم نے بمبئی کی ڈگل گرنٹوں کو ساڑھے چار لاکھ روپیہ مرحمت کیا ہے تاکہ اس رقم سے صنعتی اور سائنٹیفک تعلیم کا انتظام کیا جاوے۔

ریاست رامپور کے جوڈیشل سکریٹری مرزا قاظم حسین کی بیٹی جو سال گذشتہ میں فوت ہوئی تھی۔ اس کی یادگاری میں رامپور کے نواب صاحب نے ایک گرجہ گھر تعمیر کروایا ہے۔ گرجہ بہت خوبصورت اور خوشنما ہے۔ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۰ کو اس کی رسم تقدیس ادا کی گئی۔ یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ کسی محمدی نواب یا رئیس نے مسیحیوں کے لئے عبادتگاہ تعمیر کرائی ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

ہادی یا رہنما

نجات کی خاص تجویز

یہ ہادی یا رہنما خاص کر ایک کام کرنے کی غرض سے اس دنیا میں آیا جس کے کرنے پر نجات کا دارومدار تھا اور جس کی خبر شروع ہی سے خدا کی طرف سے دی گئی تھی۔ آدم ابراہیم۔ نوح۔ یعقوب اور تمام نبیوں کے ذریعہ جن کے صحیفے آجتک موجود ہیں۔ مثلاً یسعیاہ۔ دانیل وغیرہ وغیرہ اور خداوند کا پیشرو یوحنا اس کی خبر دیتے رہے اور وہ خاص کام کفارے کا تھا۔ اس ہادی کے اپنے آپ کو قربان کر دینے کا تھا جس کے بغیر خدا کا انصاف کسی طرح سے پورا نہ ہو سکتا تھا۔ اور اُس کی نسبت کلام الٰہی میں صاف لفظوں میں لکھا ہوا ہے کہ "بغیر خون بہائے گناہوں کی معافی نہیں ہوتی"۔ اور یہ ہادی بھی جب اس خاص کام کے لئے آچکا۔ اپنی زبان مبارک سے فرماتا ہے کہ ابن آدم آیا ہے کہ اپنی جان بہتوں کے لئے کفارے میں دے" اور پھر کہا کہ "جس طرح موسےٰ نے سانپ کو بیابان میں بلندی پر رکھا اسی طرح سے ضرور ہے کہ ابن آدم بھی اُٹھایا جاوے" اور جب صلیب پر وہ اس کام کو انجام دینے پر تھا آخرکار فرمایا "پورا ہوا" یہی بڑا اور ضروری کام گنہگاروں کے بحر عصیاں سے نکالنے اور بہشت کے اندر پہونچانے کے لئے اس ہادی اور رہنما نے اپنے ہی بیش قیمت خون کے بہانے سے کیا جسکے وسیلے سے اب یہ ہادی نجات کا تسلی بخش مژدہ گنہگاروں کو دے سکتا ہے کہ جو اس پر ایمان لاوے وہ ہلاک نہ ہوگا بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاویگا۔ اسلئے وہی اور صرف وہی اکیلا نجات دہندہ ہے۔

خدا دنیا میں سے اپنا کام کروانے کے لئے لوگوں کو عجیب طرح سے چُن لیتا ہے۔ ایک عجیب حکایت ایک صاحب بیان کرتے ہیں جس میں ایک لڑکی کو خدا نے موت سے بچا کر اپنی خدمت کے لئے تیار کیا جو ذیل کی حکایت سے معلوم ہوتا ہے۔ ایک بچی کسی چینی کے گھر میں پیدا ہوئی۔ ماں باپ تو راضی تھے کہ اس لڑکی کی پرورش کی جاوے۔ پر اس کا دادا جیتا تھا۔ اور اُس نے حکم دیا کہ وہ لڑکی پانی میں ڈبو دی جاوے۔ ایک دن اُس نے ماں سے کہہ دیا کہ اس کو لے جاکر دریا میں پھینک دے تاکہ وہ ڈوب کر ہلاک ہو جاوے اُس کو حکم ماننا پڑا۔ اُس کے دل میں مادرانہ الفت کے سبب سے بے بیان رنج تھا۔ راستے میں اُس کو ایک مشنری مس صاحب ملی اور ماں روتی ہوئی اُس کے سامنے گئی۔ اور بہت منت کی کہ وہ اس لڑکی کو لے لیوے۔ پس صاحب نے اسے لینے سے انکار کیا کہ ولایت سے حکم آیا تھا کہ لڑکیاں نہ لی جاویں اس لئے کہ اُن کی خبرگیری کے کام سے مشن کا دوسرا منجانبی کام رک جاتا ہے۔ اس پر وہ عورت بہت دلگیر ہو کر چلی گئی۔ پر جب وہ پانی پر پہونچی تو محبت کے زور نے اس کو لاچار کر دیا۔ اور وہ اپنی بچی کو نہ پھینک سکی۔ ہوتے ہوتے دن گذر گیا اور رات پڑنے لگی وہ عورت اپنے گھر کو جانے سے ڈرتی تھی۔ وہ گھوم رہی تھی جبکہ وہی مس صاحبہ اسکو پھر دکھلائی دی۔ ماں کے پاس جا کر ماں لڑکی کو اُن کی گود میں ڈالکر فوراً بھاگ گئی۔ دن میں مس صاحب نے اس لڑکی بابت بہت سوچا تھا اور ڈرتی تھی کہ اس کی جان کا نقصان نہ ہو گیا ہو۔ مس صاحبہ لڑکی کو ہلاک نہ کر سکتی تھی پس وہ اسکو گھر لے گئیں اور اسکی پرورش کی۔ اس کا ذہن بہت اچھا تھا۔ مسیحی علم میں ایسی ترقی کی کہ وہ آخرکار امریکہ کو زیادہ تحصیل علم کیلئے بھیجی گئی۔ اس نے کالج میں پاس ہو کر ڈاکٹری سیکھی اور جب پاس کر لیا تو وہ ملک چین میں ڈاکٹر مشنری کے عہدے پر مقرر ہوئی اب ۱۸ برس کے عرصے سے وہ چین کے ایک بڑے شہر میں خدمت کر رہی ہیں۔ اور اُن کی خدمت کامیاب ہوئی ہے بڑے بڑے افسروں اور عہدہ داروں تک مشنریوں کی رسائی ہو گئی ہے اور خدا کا بڑا جلال اس کے سبب سے ظاہر ہوا ہے خدا کے طریقے کیسے عجیب ہیں۔

خدا کے کلام سے یا اُسکے حکموں سے برخلاف چلنا کافی سبب ہے کہ خدا میں اور انسان میں جدائی ہو جاوے نہیں بلکہ ایسا کرنا خدا سے جو انسان کا معبود ہے جنگ کرنا ہے اور کون خدا سے جنگ کر کے فتح پاویگا۔ افسوس کہ انسان جو فطرتاً کمزور اور ناتوان ہے گناہ جیسی بُری خرابی میں پڑکر اپنے مالک سے سر جنگ ہوتا ہے۔ کیا وہ اس میں کچھ بھلائی دیکھیگا نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ سزا اور غضب الٰہی کا مستوجب بنیگا۔

انسان کے اس جنگ کی نسبت انڈیا کرسچن ایڈیور کے رسالے میں نہایت عمدہ نوٹ درج ہے جسکا ترجمہ ہم کرتے ہیں جنگ امن کا اُلٹ ہے جبکہ دو قومیں آپس میں لڑتی ہیں ان میں صلح نہیں ہو سکتی جو تبک کہ ان میں سے ایک اس بات کو مان نہ لے کہ ایک ان میں سے مغلوب ہو گئی ہے اور دوسرا فتح مند نکلی ہے اور جو فتح پاتی ہے وہ مغلوب سے عہد لیتی ہے اور اخراجات جنگ کے عوض نقدی رقم طلب کرتی ہے یا کچھ ملک کا حصہ لیتی ہے اور چند شرطوں کو قبول کرواتی ہے۔

اسی طرح سے آدمی خدا کیساتھ جنگ کرتا ہے اور وہ امن کو حاصل نہیں کر سکتا جبتک وہ اقرار نہ کرے کہ وہ مغلوب ہوا ہے اور خدا غالب ٹھہرا ہے اور وہ گنہگار اور عاجز ہے۔ اگر آئندہ کو جنگ سے دست بردار ہو لیکن گذشتہ کا فیصلہ سر پر ہے ان تمام سالوں میں جب خدا کیساتھ جنگ کرتا ہے ان کا بدلہ کیا دیا۔ اکثر ایسا وقوع میں آتا ہے کہ مغلوب قوم کو جنگ کے عوض بڑا ہرجانہ دینا پڑتا ہے اور اسکو بڑی مشکل پڑتی ہے۔ بعض آدمی خیال کرتے ہیں کہ وہ روزہ رکھکر اور تکلیف اُٹھا کر یا اپنے اوپر سختی برداشت کر کے خدا کو راضی کرینگے۔ پر خدا کا کلام کہتا ہے کہ ہم اپنے گناہوں کے



ہم حصر کرسچن پیٹریٹ "مذہبیات دینی خدمت" کے عنوان سے ایک چھوٹا سا نوٹ درج اخبار کرتا ہے جس میں وہ زور دیتا ہے کہ جس دل میں خدا نے مَس کیا ہے۔ اور جس کو خدا بشارت کی خدمت کے واسطے بلاتا ہے۔ روپیہ پیسہ کا سوال اُس کے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ یہ بالکل سچ ہے۔ لیکن تاہم گذر اوقات کے لئے اُس کو کوئی سبیل اختیار کرنی پڑیگی اور موجودہ صورتیں جو مشن کے مختلف وسیاسی نیشنس میں نظر آتی ہیں۔ ہمارے خیال میں جوانوں کے حوصلہ بڑھانے کے بجائے گھٹانے والی ہیں اور اس لئے روز بروز لائق لوگ دینی خدمت کی طرف رجوع ہونیکا موقعہ نہیں پاتے۔ اور ناچار دیگر کاموں کی طرف لگ جاتے ہیں۔ دو قسم کے مناد کی ضرورت آجکل نظر آتی ہے۔ ایک وہ جو تعلیم یافتہ لوگوں میں خدمت کریں۔ اور دوسری قسم کے وہ لوگ جو ادنیٰ اقوام میں خدمت کریں۔ مقدم الذکر لوگوں کی ضرورت بھی بڑھتی جاتی ہے۔ کیونکہ بے شمار لوگ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے۔ اور گریجوایٹ ہوکر مذہب سے بے فکر ہیں۔ اور ایسے لوگوں میں کام کرنے کے لئے اچھے تعلیم یافتہ مناد اور مبشروں کی ضرورت ہے پر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے مشنری صاحبان ان کی طرف سے (کیونکہ ایسے خواندہ اشخاص مشن میں وظیفہ کم ہونے کی وجہ سے دینی تعلیم کی سمنری میں نہیں آتے ہیں لہٰذا ان کا ملنا نہ ہوگیا) بے پرواہ ہوگئے اور موخر الذکر قسم کے لوگوں کو ہی ایسے لوگوں میں کام کرنے کو بھیج دیتے ہیں جسکا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ بلکہ باعث شرمندگی ہوتا ہے۔ ضرور چاہئے کہ مشنری صاحبان اعلیٰ تعلیم یافتہ گروہ کے لئے عمدہ مبشر بھیج سکیں۔ جو عمدہ طور سے مسیح کو اُن کے روبرو پیش کر سکیں۔ ورنہ تعلیم یافتہ گروہ بشارت سے محروم رہ جاوینگے۔

امرتسر کو بمبئی سے ۱۱ ہزار چھ سو کا سونا روانہ کیا گیا۔ لیکن راستہ ہی میں پارسل سے نکال لیا گیا۔ پولیس سرگرم تحقیقات ہے۔

دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ مسیحی لوگ اعتراض تو بڑی جلدی سے کر دیتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کے حالات کا مطالعہ نہیں کرتے اور نہیں دیکھتے کہ وہ کس قسم کے لوگ تھے۔ جن سے مسلمانوں کو واسطہ پڑا اور اُن کے ظلم سے بچنے کے لئے کونسی راہ تھی جو مسلمان اختیار کر سکتے تھے۔

اقول:۔ ہمارا کہنا صاف طور سے یہ ہے کہ جو کچھ قریش کرتے تھے ویسا ہی بلکہ اُس سے بڑھکر مسلمان کرتے تھے۔ قتل کا بدلہ قتل۔ لوٹ کا بدلہ لوٹ ظلم کا بدلہ ظلم۔ اور اُس کے مقابلے میں ہر طرح سے ویسا ہی عمل کرنے کے لئے تیار اور آمادہ تھے۔ بلکہ اکثر مقامات پر بڑھ چڑھکر مسلمان نکلے۔ تب ہی تو قریشیوں پر غالب ہوگئے اور اُن کا قلع قمع کر ڈالا۔ اگر ان سے کمتر نکلتے تو وہ اپنی باری میں مسلمانوں کا نام ونشاں مٹا ڈالتے۔ پر ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہر دو قومیں برابر ہی رہیں۔ ایک کا دوسری پر کسی دینی خوبی کے لحاظ سے مطلق فوق نہیں۔ پر اسلام ہی تمام کارروائی کو خدا کی طرف منسوب کر کے محض ذمہ وار اور قصوروار قریش کو ٹھہراتا ہے۔ اور خود کو بے قصور مظلوم اور بجانب حق قرار دیتا ہے جو سچ ثابت نہیں ہوتا۔ جو خوبیاں دینی طور سے ہونی لازمی ہیں۔ اِن کا ہونا تو کیا ذکر بلکہ اُس کے برعکس ظلم اور جبر کے کاموں کو منجانب اللہ قرار دیا جاتا ہے اور یہی ہمارے اعتراض کی بنا ہے۔

قولہ۔ ایک سرسری نظر سے ہی دیکھنے والا یہ امر بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ عرب کا قریباً کل جزیرہ نما اسلام کی مخالفت پر ایسا تُلا ہوا تھا کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی چھوٹی سی جماعت کی حفاظت کے لئے کوئی تدبیر نہ کرتے تو دشمن اسلام کو بیخ وبُن سے اکھیڑ دیتے۔

اقول۔ اس کا دیکھنا بھی تو ضروری ہو کہ یہ کس وجہ سے ہوا! ان کو نظر آرہا تھا کہ یہ فرقہ لوٹ مار کرتا ہے۔ مقابلہ کرتا ہے۔ ان کو کافر کہتا ہے اور جنگ وجدل پر آمادہ ہے۔ اگر شروع ہی سے بے نقصان زیق بلکہ دیگر قوم سے اسلام میل وموافقت پیدا کرتا تو ایسا خیال ان اقوام کے دل میں کبھی پیدا نہ ہوتا۔ مگر جب ترکی بترکی ہر بات کا جواب موجود تھا تو بس پھر برابری کا معاملہ ہو گیا۔ اور طرفین میں جنگ اور مقابلے شروع ہوگئے جب تک کہ ایک زیر نہ ہوا۔

قولہ کیا مسیحی صاحبان کا یہ منشا ہے کہ مسلمان اپنے خونی دشمنوں کو یہ اجازت دیتے کہ وہ مدینے کی گلیوں میں بکروں کی طرح ان کو ذبح کر دیتے۔

اقول۔ اگر ایسا ہوتا تو جو نتیجہ اور اثر اسلام کے جنگوں کا اب اور زمانوں سے پڑھا ہے اس سے بڑھکر اسلام کی عظمت نظر آتی۔ اگر ایڈیٹر صاحب تاریخ کلیسیا کا مطالعہ کرے تو اُس کو معلوم ہوگا کہ مسیحیوں نے ایسا کر دکھلایا اور قتل کئے گئے پر بے نقصان رہے اور آخر کار خدا نے مسیحیوں کو تمام دنیا میں اقبالمند بنا دیا۔ اور آج تک اسلام کی مانند مسیحی دین پر یہ بدنما داغ کسی نے نہیں لگایا۔ بلکہ برعکس دین عیسوی کی یہ بڑی خوبی روز روشن کی طرح چمک رہی ہے پر اسلام ایسا کیونکر کر سکتا تھا کہ جب اُس کے بانی نے شروع ہی سے دوسری اقوام کو کافر کا خطاب دیکر اسلام کی نظروں سے گرا دیا تھا اور دار ومدار اقبالمندی اور کامیابی تلوار پر منحصر ٹھہرائی جا چکی تھی۔ تو پھر تلوار کیوں نہ چلائی جاتی۔ اسلام کے لئے تلوار کا میان میں کرنا گویا نقصانِ عظیم تھا۔ جیسا کہ ایڈیٹر صاحب بھی بڑے زور سے اس کا ذکر کر چکے ہیں۔ پھر اس کا دعویٰ کرنا کہ اسلام میں "دین میں جبر" منع ہے صرف ایک حل طلب معمّہ رہ جاتا ہے۔ جس کا ثبوت اہل اسلام دے نہیں سکتے۔ 　　　باقی آئندہ

اقتباس

محبّت مادری

ویلریس میکسیمکس بیان کرتا ہے کہ ایک عورت کو کسی سنگین جرم کے لئے گردن مارنے کا حکم ہوا۔ اور وہ جلاد کے سپرد کی گئی۔ تاکہ وہ اُس کو وقت پر ہلاک کرے۔ وہ اُس کو زندان میں لے گیا۔ اور اس حاکم نے جو اس کے مارنے پر تعینات ہوا تھا۔ اُس پر ترس کھا کر اُس کو بھوکا مرنے کے لئے قید خانے میں چھوڑا۔ پر اُس نے اجازت دی کہ اُس کے پاس اُس کی ایک جوان لڑکی ملاقات کے لئے آجایا کرے۔ اور بڑی خبرداری کی جاتی تھی کہ وہ اُس کے کھانے کے لئے کچھ نہ لاوے۔ اس طرح سے بہت دن گزر گئے۔ اور جیلخانے کا داروغہ متعجب ہوا کہ بغیر کچھ کھانے پینے کے وہ اتنے دن کس طرح زندہ رہی۔ اور شک کیا کہ لڑکی کچھ اُس کے لئے لاتی ہوگی۔ اور اُس کے دیکھنے کے درپے ہوا۔ پر اُس نے کیا دریافت کیا کہ وہ جوان لڑکی اپنی والدہ کو اپنا ہی دودھ پلاتی ہے۔ اور ایسی عجیب محبت سے مائل ہو کر اُس نے یہ تمام معاملہ حاکمان بالادست کو کہہ سنایا۔ اور اُس کا نتیجہ ہوا کہ مجرمہ رہا کی گئی اور حکم جاری ہوا کہ والدہ اور اُس کی ایسی لڑکی کی عوام الناس پرورش کریں۔ اور اس مادری محبت کی یادگار کے لئے ایک مکان تعمیر کیا جاوے۔"

پرسی

"تابعداری دنیا میں ایک خاص عمل ہے جسکا کرنا ہر ایک پر فرض ہے۔ ہم نہیں جانتے کہ ایسا وقت یہاں یا وہاں کبھی آویگا جب اسکی ضرورت نہ ہوا سکے کرنیکا حکم ہم کو مل چکا ہے۔ لیکن ہم بتا نہیں سکتے کہ اس کی دیکھیا ہو خوشی و شادمانی کا سبب تابعداری ہی ثابت ہوتی ہے۔"

(جارج میکڈ نلڈ)

مراسلات

ارکان ستہ

کہ وہ مضامین عرب میں اور کنعان میں اور یہودیوں اور مسیحیوں اور غیر مسیحیوں میں زبان پر مشہور قصص تھے۔ اور جو کچھ اُن کے علاقے میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ بھی مصنف قرآن نے اتنا مفصل نہیں کیا جتنا بیان اُن قصص کے متعلق مشہور تھا۔ بلکہ نہایت تھوڑا بیان کیا ہے۔

انبیاء کے قصص میں ایک بڑی بات پیش نظر رکھی گئی ہے۔ وہ حضرت مکی کی رسالت کی تائید و تصدیق نہ تھی۔ بلکہ بائبل کی تائید و تصدیق تھی اور اُس تائید کا نمونہ وہی قصص الانبیاء تھے جو قرآن عربی میں حضرت کو سنائے گئے غرض ان قصص کے سنانے کی حضرت مکی اور دیگر مومنین کے دل کا استحکام تھا۔

مصنف قرآن بتلاتا ہے کہ ان قصص میں ہدایت۔ موعظت عبرت۔ رحمت اور سچائی ہے جو حضرت مکی اور مومنین کے واسطے ہے اور ہم مسیحیوں کو خوشی سے یہ امر تسلیم کرنا چاہئے کہ جو بائبل کے انبیاء کے قصص قرآن میں آئے ہیں اُن میں سچائی پائی جاتی ہے پر ناتمام ہے۔

آخر میں کلام محکم کی بابت جو حقیقت بیان کی گئی ہے اُس پر غور کرو وہ حقیقت یہ ہو کہ کلام محکم روح القدس سے ہے۔

معلوم ہو کہ کلام محکم کا دوسرا نام کلام ناسخ ہے اور کلام متشابہ کے مقابل محکم اور منسوخ کے مقابل ناسخ روح القدس کا کلام ہے۔ اور اس روح القدس کا حضرت مکی کی رسالت اور قرآن عربی کے الہام سے کوئی علاقہ نہیں ہے بلکہ روح القدس کا علاقہ کلام ناسخ سے ہے۔ اور کلام ناسخ کلام محکم ہے۔ اور کلام محکم وہ کلام ہے جو بائبل میں پایا جاتا ہے۔ جس سے قرآن عربی کا کلام محکم کیا گیا ہے پس تمام بائبل کا کلام اور قرآن عربی کا کلام محکم روح القدس کا کلام ہے۔ پس قرآن عربی کا کلام محکم الہامی مطالب کا کلام تو ہے۔ مگر ان معانی میں نہیں کہ یہ مطالب براہ راست صرف حضرت مکی کی آگاہی میں آسمانی ملک کی وساطت سے آئے تھے۔ زمین پر اُن مطالب سے اور کوئی آگاہ نہ تھا۔ پر یہ اُن معانی کا الہامی کلام ہے جن معانی کی تمام مسیحی تحریرات ہیں۔ جو بائبل کی تائید و تصدیق میں لکھی جاتی ہیں۔ تاکہ وہ لوگ جو بائبل کی صداقت سے ناآشنا ہیں اس کی صداقت کو ایک حدتک دیکھیں اور بائبل کے طلبگار ہوں۔ اس لئے قرآن عربی کے محکمات ہماری ایسی ہی عزت و توقیر کے مستحق ہیں جیسے عزت و توقیر کی مستحق وہ مسیحی تحریرات ہیں جو بائبل کی تعلیم کی صداقت کے اظہار میں لکھی جا چکی ہیں۔ پس اگر ہم قرآن عربی کے محکمات کی ایسی توقیر کر سکیں تو محمدی قوم کا ہم پر کوئی شکوہ باقی نہ رہیگا۔ مگر ہمارا اُن پر یہ گلہ ضرور رہیگا۔ کہ محمدی قوم محکمات قرآن سے تجاوز کر کے متشابہات کی کی غلامی میں مبتلا ہو رہی ہے۔ درحالیکہ متشابہات کی تقلید محکمات کے مقابل حرام ہے۔

باقی آئندہ

"زندگی ایک کھیل و تماشہ ہو جسکے قاعدے ہماری مرضی کے مطابق نہیں بنے لیکن وہ ناطق ہو اور ہم کو ان پر چلنا چاہئے اور وہ قاعدے قانون قدرت کے قاعدے ہیں۔ قانون صحت کے قاعدے ہیں۔ قانون عقل کے قاعدے ہیں اور سب سے اور وہ خدا کے قاعدے ہیں۔ اُن کو توڑ دو تو تمہاری زندگی تباہی کی زندگی ہو جاویگی۔ اور آخکار انجام موت ہوگا۔"

فریڈرک ڈبلیو فیرر۔

ویدک شائستگی

یہاں پر ایسے ڈاکوؤں کی طرف اشارا ہے جو جنگل میں راہ گیروں پر حملہ کر اُن کو باندھتے اور لوٹتے تھے۔

۲۔ زناکاری۔ شائستہ قوم میں زناکاری ایک بڑا جرم ہے۔ رشیوں میں اِس کی بہت پرواہ نہیں۔ وید میں حرامکاری اور زناکاری جرم قرار دیئے گئے۔ ۱: ۶۷: ۴ میں سادہارنی عورت Public woman یعنے بیسوا کا ذکر ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس قدیم زمانے میں بھی بازاری عورتیں ہوتی تھیں۔

"بے بھائی گمراہ عورت کی طرح۔ شوہر سے حسد رکھنیوالی بدچلن بیوی کی طرح پاپی نے جھوٹے ناحق عالم میں اِس گہری حالت کو پیدا کیا" ۴: ۵: ۵۔ بے بھائی گمراہ عورت سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ باپ کے فوت ہونے پر بڑا بھائی جوان کنواری بہنوں کی حفاظت کرتے تھے۔ یہاں پر ایک ایسی جوان عورت کا ذکر ہے جس کے ایسے کوئی حفاظت کرنے والے بھائی کے نہ ہونے سے وہ بدچلن ہوگئی۔ دوسری عورت اُس زمانے کی بدچلن بیویوں کی طرح اپنے خاوند سے حسد رکھتی ہو۔ عورت کی بدچلنی ہر زمانے میں یکساں رہی۔

"اندر ہی نے یہ کہا ہے کہ عورت کا دل بے ضبط ہے" ۸: ۳۳: ۱۷۔ معلوم ہوتا ہے کسی تریا چرتر کے بھگتنے والے رشی نے اندر دیوتا کے نام سے یہ بات نکالی۔

۳۔ حمل گرانا اور چھپ کے جننا۔ جہاں زناکاری جرم سمجھا جاتا ہے۔ وہاں حمل گرانا اور چھپ کے بچہ جننے کی ضرورت پڑجاتی ہے۔ تاکہ بدچلنی ظاہر نہ ہو۔

"اے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ آدیتو چھپ کے جننیوالی کے حمل کی طرح میری خطا دور پھینک دو" ۲: ۲۹: ۱۔

۴۔ قمار بازی۔ اُس زمانے میں قمار بازی بھی ہوا کرتی تھی کسی جوئے باز شاعر نے جوئے کی برائی کا تجربہ خوب بیان کیا جو رگوید ۱۰: ۳۴ سوکتہ میں مندرج ہے ہم یہاں یہ کُل سوکتہ کو اقتباس کرتے ہیں۔

"بڑے بڑے پاسا جب چوپڑ پر اِدھر اُدھر ڈالے جاتے ہیں۔ تو دیکھکر مجھ کو بڑی خوشی ہوتی ہے۔ مُجوان پہاڑ پر جو عمدہ سوم کی بیل پیدا ہوتی ہو اُس کا رس پینے میں جیسی خوشی ہوتی ہے بیبھتک (بہیڑے) کی لکڑی کا بنا ہوا پاسا میرے لئے اُسی طرح خوشی بخشتا ہے۔ اُسی طرح مجھکو جوش دلاتا ہے" ۱۔

"میری اِس خوبصورت بیوی نے کبھی مجھ پر ناخوشی نہیں دکھائی۔ کبھی مجھ سے نہیں شرمائی۔ وہ میری بیوی میری اپنی اور میرے دوستوں کی بہت سیوا ٹہل کرتی تھی لیکن محض جوئے کی خاطر میں نے اُس نہایت وفادار بیوی کو چھوڑ دیا" ۲۔ "جو شخص جوا کھیلتا ہے۔ اُس کی ساس اُس سے ناراض ہو۔ بیوی اُس کو چھوڑ دیتی ہے۔ اگر کسی سے کچھ مانگے تو اُس کو دینے والا کوئی نہیں جس طرح بڈھے گھوڑے کو کوئی دام سے مول نہیں لیتا۔ اُسی طرح جوآباز کسی کے پاس عزت نہیں پاتا ہے" ۳۔

"جوئے کی کشش بہت سخت ہو۔ اگر کسی کی دولت پر جوئے کی لالچی نظر پڑجائے تو اُس کی بیوی کو غیر چھوتا ہے اُس کے باپ۔ ماں۔ بھائی۔ اُسے دیکھ کے کہتے ہیں ہم اسے نہیں جانتے ہیں۔ اِسے باندھ کے لیجاؤ" ۴۔

"میں جب دل میں سوچتا ہوں کہ پھر جوا نہیں کھیلونگا تب کھیلنے والے ساتھیوں کو دیکھتے ہی اُن کے پاس سے کھسک جاتا ہوں لیکن پاساؤں کو بھورے بھورے رنگ سے چوپڑ پر پڑے دیکھ کر میں رہ نہیں سکتا ہوں جس طرح بدچلن عورت اپنے یار کے پاس جاتی ہے میں بھی اُسی طرح کھیلنے کے لئے ساتھیوں کے گھر جاتا ہوں" ۵۔

باقی آئندہ۔

مہرشی

لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سات رشیوں اور دس پرجاپتیوں میں سے بعض کی صرف پیدائش کے لحاظ سے قدرے فرق ہو۔ ورنہ سب یکساں ہیں۔ غالباً لقب سات مہرشی اُن میں سے سات کو بعد کے زمانہ میں اُس وقت دیا گیا جبکہ وہ دُب اکبر کے سات ستاروں سے مشابہ کئے گئے۔

وشنو پران (۱: ۱۰، صفحہ ۸۳) میں اُن کو منی بھی کہا ہے۔ وشنو پران کے حوالہ مذکورہ بالا میں اُن کی بیویوں کے نام بھی آئے ہیں جو دکش کی بیٹیوں میں سے تھیں اور رہ یہ ہیں۔ بھرگو کی بیوی کھیاتی (مگر مہابھارت ادیوگ پربہ ۱۱۷: ۸ سے ۱۸ تک) میں جہاں رشیوں کی اور بعض دیوتاؤں کی بیویوں کے نام مذکور ہوئے ہیں بھرگو کی بیوی کا نام درج ہے) انگرو کی بیوی ستی مریچی کی سمبھوتی۔ (مگر بھاگوت پران ۴: ۱ میں اُس کی بیوی کا نام کال ہے) انگراش کی بیوی سمرتی (بھاگوت میں شردھا) پلستیہ کی بیوی پریتی (یعنی محبت) (بھاگوت میں ہوربھو یعنی ہون میں سے پیدا شدہ۔ مگر مہابھارت میں اُس کی بیوی کا نام سنو دھیا ہے) پلہہ کی بیوی کشما (یعنی بردباری یا معافی) (مگر مہابھارت میں پرتیچیا ہے اور بھاگوت میں گتی) کرتو کی بیوی سنتی (بھاگوت میں کریا) اتری کی بیوی انسویا۔ وشسٹ کی بیوی اُورجا (بھاگوت اور مہابھارت میں اُرندھتی۔ مہابھارت کے مذکورہ بالا میں اکثر مال ہے۔ غالباً یہ بیوی اُرندھتی کے آسمان پر چلے جانے کے بعد تھی اور اُورجا اُرندھتی سے پہلے) اور اتری کی بیوی سوآہا۔ بتری کی بیوی سنودھا۔ مہابھارت میں جھگنی کا نام رینوکا ہے جو پرسینجیت راجہ کی بیٹی تھی۔

باقی آئندہ

مسیحیت کا اثر ہندوستان پر

اور

اُس کا غلبہ ہندوستانی مذہبی خیالات پر

گذشتہ سے پیوستہ

سی۔ ایم۔ ایس گزٹ مطبوعہ لنڈن بابت ماہ نومبر ۱۹۰۹ء میں ایک عجیب تحریر شایع ہوئی ہو۔ جس سے انجیل کی عجیب معجزانہ تاثیر کا اظہار ہوتا ہو۔ جو خداوند کی اُس تمثیل کے مصداق ہو جسکا ذکر مقدس انجیل مرقس ۴: ۲۶ میں ہو۔ کہ اُس نے کہا کہ خُدا کی بادشاہت ایسی ہو۔ جیسے کوئی آدمی زمین میں بیج ڈالے اور رات کو سوئے اور دن کو جاگے۔ اور وہ بیج اس طرح اُگے اور بڑھے کہ وہ نہ جانے۔ زمین آپ سے آپ پھل لاتی ہو۔ پہلے پتی پھر بالیں۔ بعد اس کے بالوں میں تیار دانے۔ پھر جب اناج پک چکا تو فوراً وہ انتی لگاتا ہے کیونکہ کاٹنے کا وقت آپہنچا۔

ایڈیٹر گزٹ تحریر فرماتے ہیں کہ ذیل کی دعا کسی ہندو سوامی کی ہو جو کسی بڑے مندر کا پوجاری تھا جو اُس کے مرنے کے بعد اُس کی ڈائری میں پائی گئی ہو۔ یہ ڈائری جنوب مغربی ہندوستان میں باسل مشن کے مشنری کو دستیاب ہوئی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس سوامی نے بتوں کی پوجا چھوڑ دی تھی اور اس کتاب کو اپنا ہادی و رہبر جانتا تھا اس دعا سے مسیحی زندہ تاثیر کا پتہ لگتا ہے۔ وہ دعا یہ ہے:-

اے خُدا تو جو کہ یہوواہ کہلاتا ہے۔ اور جس نے کہ آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے۔ تو ہی عالم کی بنیاد ہے۔ تو ہی اکیلا خُدا ہے۔ تیرے سوا کوئی دوسرا خُدا نہیں اے میرے مالک تو نے مجھے اس کتاب کے ذریعہ تعلیم دی ہو میری مدد کر۔ جو کچھ اس کتاب میں لکھا ہے۔ اچھی طرح سمجھوں آجتک میں تاریکی اور جہالت میں رہا۔ نہ صرف میں نے تجھ کو اور تیری نجات ہی کو نہ جانا۔ بلکہ میں نے ایسے آلہوں کی پرستش کی ہے جو نہ سن سکتے نہ دیکھ سکتے۔ اور نہ میری مدد کر سکتے تھے۔ اے میرے خدا میرے سب گناہ معاف فرما اور اپنا روح مجھے عطا کر تا کہ میں آج سے صرف تیری ہی پرستش کروں۔ تو نے مجھے یہ چھوٹی سی کتاب عنایت کی ہو جس نے مجھے تیری مرضی۔ تیری راہ اور تیری نجات دکھائی ہے۔ اے میرے خدا میرے دل سے وہ سب تاریکی اور جہالت جو اب تک میرے اندر باقی ہو نکال دے۔ اپنی راہ پر چلنے کی میری ہدایت فرما اور آخر کو مجھے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے ہمیشہ کی زندگی بخش۔ یہ سب کچھ میں خداوند یسوع مسیح اپنے نجات دہندہ کے نام سے مانگتا ہوں ٭ آمین

کلام کا بیج بونے والوں کی بے خبری میں (خدا کو یہ علم ہے) نہ معلوم کس قدر بیج اُگتے اور پھلتے ہیں جن کو کھیت کا مالک پکنے پر اپنے کھتے میں جمع کر لیتا ہے۔ میں ایسے بہت لوگوں سے واقف ہوں۔

میں آپ کو ایک اور عجیب تاثیر انجیل کی کہانی (بلکہ واقعہ) سُناتا ہوں جس سے ہم کو یہ سبق ملتا ہو کہ ہم کو ہر وقت کلام کا بیج بوتے رہنا چاہئے ہم نہیں جانتے کہ کونسا اُگیگا اور پھلیگا سلیمان فرماتے ہیں کہ صبح اور شام بونے میں سستی کر

ایک دن قریب شام کے ایک مسیحی واعظ شہر سے باہر جا رہا تھا جب شہر سے قریب پاؤ میل گیا ہوگا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک بڈھا ہندو (جو اُس کا واقف تھا) اپنے دو بچوں کو جن میں سے لڑکا ۱۳ برس کا لڑکی ۱۱ برس کی ہوگی گھوڑے پر چڑھا ئے لئے جا رہا ہے چونکہ قریب شام ہونے کے تھی مسیحی واعظ نے پوچھا لالہ جی تم کو لیکر اس وقت کہاں جا رہے ہو؟

لالہ۔ یہاں ½ میل پر ایک فقیر کی جگہ ہے۔ سلام کے واسطے وہاں جاتے ہیں

مسیحی واعظ۔ فقیر زندہ ہے کہ مردہ!

لالہ۔ وہاں قبر ہے۔ جس پر لوگ منتیں ماننے جاتے ہیں ہم بھی وہاں چلے ہیں

مسیحی واعظ۔ بابا تم زندہ ہوکر مردے کے پاس جاتے ہو یہ کیسی عقل ہے۔

لالہ۔ کیا تم کسی کو نہیں مانتے!

مسیحی واعظ۔ ہم تو سوائے ایک زندہ پرمیشر کے کسی کو نہیں مانتے۔

لالہ۔ اس قدر خلقت ان جگہوں کو مانتی ہے۔ وہ سب بے وقوف ہیں۔

مسیحی واعظ۔ تم خود سمجھ سکتے ہو کہ جو خود ہی مردہ ہے۔ وہ زندوں کو کیا دے سکتا ہو۔ بھگتی تو صرف ایک پرمیشر کی چاہئے۔ وہی کرتا۔ دھرتا۔ پالنہار اور سب کی مرادیں پوری کرنے والا ہو۔ کیا تمہارے گھر میں پرمیشر نہیں جو تم مردے کے پاس جاتے ہو۔ باقی آئیندہ

این۔ ایم۔ ایس کی پنجاب میں پہلی ڈسپنسری اکاڑا

اکاڑا ضلع منٹگمری میں این۔ ڈبلیو۔ آر ریلوے پر ایک ریلوے اسٹیشن ہے گو کہ یہ ایک صرف قصبہ ہے۔ لیکن گوگیرہ اور دیپال پور تحصیلوں میں ایک بہت ترقی کرنے والی اور تجارتی جگہ ہے۔ اس کے گرد و نواح میں چھ یا سات میل کے اندر دو طرح کے گاؤں آباد ہیں یعنے مستقل و غیر مستقل مستقل گاؤں وہ ہیں جو کہ مدتوں سے آباد ہیں اور لوگوں نے وہاں مستقل رہائش قائم کی ہے۔ اور کچے یا پکے مکانات بھی تعمیر کرتے ہیں۔ غیر مستقل گاؤں وہ ہیں کہ جہاں پر رہائش مستقل نہیں۔ نہ ہی تعمیر مکانات ہے۔ بلکہ لوگ گاؤں یا سرکنڈوں کی جھونپڑیوں میں رہتے ہیں۔ اس غیر مستقل آبادی سے یہ خیال ہرگز نہ کرنا چاہئے کہ ان کی بود و باش سانسیوں کی سی ہے کہ آج یہاں اور کل وہاں۔ لیکن اکثروں نے اپنی اپنی جگہ تیس یا چالیس یا پچاس برس سے قیام کیا ہوا ہو۔ گو مکانات تعمیر نہیں کئے۔ مستقل گاؤں کی صورت نہ بنائی۔ لیکن اُن کی بود و باش مستقل آبادی سے کچھ کم نہیں۔ سوا کاڑا کے گرد و نواح میں کل قریباً سولہ (۱۶)

ایک گاؤں کے ہیں۔

یہاں کے لوگ اکثر محمدی ہیں اور ان کا گزارہ مزدوری زمین یا مویشی سے ہے۔ لوگ اکثر ان پڑھ ہیں۔ اکاڑے اور اُس کے گرد نواح میں پیشتر کوئی مسیحی نہ رہا تھا۔ لیکن چونکہ خاص اکاڑے کے لوگ اکثر دوکاندار ہیں۔ جو کہ مختلف اضلاع سے آئے ہوئے ہیں۔ اس لئے وے مسیحیوں اور مسیحی دین کی بابت عجیب خیالات رکھتے ہیں۔ ایک ہندو دوکان دار نے چند روز ہوئے دوران گفتگو میں کہا۔ کہ ہم خیال کرتے ہیں کہ عیسائی یا مسیحی وہ ہے جو کہ انگریزی لباس پہنتا ہو۔ ٹوپی لگاتا ہو۔ آرام و عیش سے رہتا ہو۔ اور اپنے لوگوں اور اپنی قوم کو حقیر سمجھتا ہو۔ اُن ہی دنوں میں ایک مہتر نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ عیسائی وہ ہے۔ جو کہ روز بلا ناغہ سور کا گوشت کھاتا ہو۔ اور جب کوئی عیسائی ہوتا ہے اُس کو یہ کھانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ کچھ شک نہیں یہ دونوں خیالات بالکل غلط اور لغو ہیں اور اُنکی لاعلمی اور بےسمجھی کا نتیجہ ہیں۔ مگر ان خیالات کا اُن کے دل سے دور کرنا کچھ آسان نہیں۔ خیال کیجئے کہ مہتر جو کہ میرے ہی گھر کا کام کرتا ہے۔ اور سب سے گویا پنچ گنا جاتا ہے۔ میرے گھر کا پکا ہوا نہیں کھاتا۔ کیونکہ لوگوں نے اُن کو سکھا رکھا ہے کہ ہر ایک مسیحی سور کا گوشت کھاتا ہے اور اُن کو مجبوراً کھانا پڑتا ہے۔ سو اسلئے ان لوگوں کے دل میں یہ خیال جمانا کہ حقیقی مسیحی وہ ہے جو کہ خدا اور انسان کو پیار کرنے والا ہووے کچھ آسان نہیں۔ بہر کیف باوجود ان سب مشکلات کے آپ یہ سنکر خوش ہونگے۔ کہ این ایم ایس کی پہلی ڈسپنسری پنجاب میں بمقام اکاڑا ضلع منٹگمری تباریخ پہلی فروری سنہ ۱۹۱۰ء کھولی گئی۔ گو اکاڑا ایک تجارتی جگہ ہے۔ لیکن مکانات کی سخت دقت ہے ایسی چھوٹی سی جگہ میں مجھے اُمید نہ تھی کہ اتنی کامیابی شروع ہی میں ہوگی لیکن خدا نے بہت برکت دی اور ہماری اُمیدوں سے بہت بڑھکر دی اور ماہ فروری میں مریضوں کی تعداد ایک ہزار پچہتر ۱۰۷۵ تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ ضلع کی دو تین پرانی ڈسپنسریوں سے ہماری ایک ماہ کی پیدا شدہ ڈسپنسری کی تعداد کچھ زیادہ رہی ہے۔ علاوہ ازیں شکر کا مقام ہے کہ یہاں کے لوگوں نے بھی ہماری ڈسپنسری کی قدر کی ہے۔ دو تین شخصوں نے اچھی مالی مدد کی۔ اور چند ایک نے کچھ نہ کچھ ماہواری امداد کا بھی وعدہ کیا ہے۔ جس کا مفصل بیان آئندہ خط میں کرونگا افسوس ہے کہ بشارتی کام زیادہ نہ کر سکا۔ کیونکہ بباعث اکیلا ہونے کے کل کام کا بوجھ مجھ ہی پر رہا لیکن اُمید ہے کہ اگلے مہینہ اس کی طرف بھی خاص توجہ ہوگی۔

التماس ہے کہ اس کام کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد فرمائیں۔ راقم کے۔ دینا ناتھہ مشنری۔ اکاڑا۔

اشتہار عام مین پوری کنونشن

اس کنونشن کی نسبت انتظام ہوا ہے کہ مشن احاطہ مین پوری شہر میں (جو آگرہ اور فرخ آباد کے ضلعوں کے درمیان امریکن پریسبیٹیرین مشن کا ایک اسٹیشن ہے) سن رواں کے ماہ مئی کی دس تاریخ سے ۱۵ تاریخ تک ہووے اس شہر میں ای۔ آئی ریلوے کی ایک شاخ شکوہ آباد جنکشن سے آتی ہے۔

پیغام سنانے والے

آسام کے پادری۔ جے۔ پنگیورن جونس صاحب اور موگا ضلع فیروزپور کے پادری جے۔ این ہائیڈ صاحب ہونگے کمیٹی یہ بھی کوشش کر رہی ہے کہ پنجاب کے پادری بیسویل صاحب بھی تشریف لاکر حاضرین کنونشن کو فائدہ پہونچاویں۔ کھانے پینے کا انتظام تین قسم کا ہوگا یعنے ایک روپیہ یومیہ روزانہ ۶ر روزانہ اور تیسرے ایک دوکان مشن کی جانب سے ہوگی جس میں مختلف قسم کا پکا ہوا کھانا نفیس اور سستی قیمت پر ملیگا۔ بنئے کا سودا بھی ملسکیگا۔ جو صاحب جس انتظام کو پسند کریں اُس میں شریک ہو سکتے ہیں۔ رہنے کے لئے مکانات اور جلسوں کے لئے ایک بڑا ڈیرا ہوگا۔ میٹنگوں کی فراہمی غالباً صبح و شام ہوا کرے گی۔ لہذا اس اشتہار کے ذریعہ آپ لوگوں کو دعوت دیجاتی ہے کہ آپ لوگ خود آیئے اور دوسروں کو لاکر فائدہ اُٹھایئے۔ اور دعا کیجئے کہ اس کنونشن پر خدا کی بڑی برکت نازل ہووے۔ خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کرنا چاہئے۔ پادری جے۔ این۔ فورمن۔ اے۔ پی مشن مین پوری یو۔پی۔ المشتہر۔ سکھہ لال پاسٹر مین پوری چرچ

کشمیر جنت نظیر

کشمیر کے فلوٹنگ گارڈنس (جن کو کشمیری میں راد بولتے ہیں) کے بارے میں پنجاب بنگال وغیرہ میں بہت عجیب عجیب رائے ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ لکڑی کے تختے ہوتے ہیں جن پر وہاں کے لوگ کچھ مٹی ڈالتے ہیں اور جو مرضی ہو بوتے ہیں۔ اور جہاں مرضی ہو لیجاتے ہیں۔ اور بعضوں کی یہ رائے ہے کہ مٹی کی کچی اینٹیں لکڑیوں پر پانی پر رکھتے ہیں اور اسی طرح فلوٹنگ گارڈنس بناتے ہیں اور بعض مانتے ہی نہیں کہ فلوٹنگ گارڈنس ہو سکتے ہیں اور اسی طرح لوگوں کی رائے میں اختلاف ہے۔ اصل میں یہہ Floating gardens نہ تختوں پر نہ لکڑیوں پر ہوتے ہیں۔ بلکہ صرف پانی پر یہ اس طرح بنتا ہے شاید بعض صاحبان جانتے ہونگے کہ جھیلوں یا سمندروں میں گہری جگہوں پر تہ سے سطح تک لمبی لمبی گھاس جس کو کشمیری میں پل کہتے ہیں۔ اگی ہوتی ہے۔ اور اسی کو انگریزی میں (Draa lake weed) بولتے ہیں اس لمبی لمبی گھاس کو کشمیر کے ہانجی لوگ جولائی۔ اگست اور ستمبر کے مہینوں میں بڑی بڑی کشتیوں میں۔ جن کو کشمیری میں کچھ بولتے ہیں۔ لمبے لمبے بلموں سے جو کہ پنڈا ٹیڑھے ہوتے ہیں۔ اکھاڑ کر بھر دیتے ہیں۔ وہ بلم کو پانی میں ڈالکر گھاس کو اس کے ارد گرد ویٹتے جاتے

ہیں۔ جہاں تک کہ جڑ اکھڑتی ہے۔ پھر پانی سے نکالکر کشتی میں جمع کرتے ہیں۔ اس کام میں ان بیچاروں کو بڑی محنت کرنی پڑتی ہے۔ مگر وہ لوگ اس وقت بھی گاتے رہتے ہیں۔ ہزاروں کشتیاں نزدیک گہرے پانی میں کام کرتی ہوتی ہیں۔ یہ گھاس بہت ہلکا ہوتا ہے۔ اور پانی میں نہیں ڈوبتا۔ اس کو وہ لوگ فلوٹنگ گارڈن بنانے میں کام میں لاتے ہیں۔ اس کام میں بڑی محنت پڑتی ہے۔ جب یہ تیار ہوجاتے ہیں۔ تو گھاس ان پر آپ ہی آپ اگتی ہے۔ بعض لوگ خاص ان کو گھاس اگانے کے لئے رکھتے ہیں۔ بعض ان پر تربوزہ یا خربوزہ بوتے ہیں۔ یا بعض ان سے دونوں کام لیتے ہیں۔ ان کی چوڑائی ۹ فٹ سے زیادہ نہیں ہوتی ہے اور لمبے بہت ہوتے ہیں۔ اور ضرورت کے موافق کاٹے بھی جاسکتے ہیں۔ اگر کبھی زور کی آندھی چلتی ہے تو جھیل کے موج اُس کیساتھ ٹکراتے ہیں۔ اور بیچارے باغبیوں کی فصل اور فلوٹنگ گارڈنس خراب ہوتے ہیں اور بعض وقت یہ لوگ اُن کو کسی محفوظ جگہ بھی لے جاسکتے ہیں۔ الراقم سموئیل بکال اکسفورڈ اڈکمبرج ہوسٹل الہ آباد

حضور لفٹنٹ گورنر بنگالہ نے گذشتہ ہفتے کے روز کلکتہ کے مدرسے گونگو وبہروں کا ملاحظہ فرمایا۔ یہاں صُمٌّ بُکمٌ لڑکوں کو لکھنا پڑھنا اور گانا بجانا سکھلایا جاتا ہے۔ اس کا ڈھنگ قابل دید ہے۔ حضور ممدوح نے مدرسہ کی ترقی پر خوشی ظاہر کی اور طلبہ کی مدد کے لئے ۲۵۰ روپیہ جیب خاص سے مرحمت فرمایا۔

ہاسپیٹ تعلقہ (مدراس) کے پوسٹ ماسٹر کو ۱ ماہ قید سخت اور ایک سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ ایک وی پی کے ۸۶ روپیہ وصول کرکے عارضی طور پر اپنے کام میں لگایا۔ اور ایک منی آرڈر پر مکتوب علیہ کے جعلی دستخط کرکے ۸۶ روپیہ حاصل کیا تھا۔

دعا اور کلام کے مطالعہ کی نسبت شیطان کے پھندے

جس وقت ہمیں کلام کے مطالعہ یا دعا میں خوشی حاصل نہیں ہوتی اس وقت شیطان کی طرف سے عام آزمائش یہ ہوتی ہے کہ ہم کلام کا مطالعہ کرنا یا دعا مانگنا چھوڑ دیں گویا جب ہمیں نوشتوں کے پڑھنے میں خوشی ہی حاصل نہیں ہوتی تو ان کا پڑھنا ہی بے فائدہ ہے اور اسی طرح جب ہم میں دعا کی روح ہی نہیں ہے تو دعا مانگنے کا ہی کچھ فائدہ نہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ نوشتوں میں خوشی حاصل کرنے کے لئے انہیں لگاتار پڑھنا چاہئے اور دعا کی روح حاصل کرنے کے لئے برابر دعا مانگنا چاہئے۔ کیونکہ جس قدر کلام کو کم پڑھتے ہیں اسیقدر اس کے پڑھنے کی خواہش بھی کم ہوتی جاتی ہے۔ اور جسقدر کم دعا مانگتے ہیں اسیقدر دعا مانگنے کی خواہش بھی گھٹتی جاتی ہے ([illegible])

سوال وجواب

سوال:- میں خدا کیساتھ پوری رفاقت حاصل کرنیکا خواہاں ہوں اور چاہتا ہوں کہ دعا میں اُس کی حضوری کو محسوس کروں اگر وہ اپنے تئیں مجھ پر ظاہر کرے تو میں اتنے سے بھر جاؤنگا۔ کیا ایسی برکت کے بغیر قناعت کرنا مناسب ہے جب ہم جانتے ہیں کہ خواہ ہم آگاہ ہوں یا نہ ہوں وہ ہماری سنتا ہے فی الحقیقت ہمیں اس سے کم کسی برکت سے قناعت کرلینی چاہئے؟ جسمانی طور پر تو میں کمزور۔ اور ڈرپوک سا ہوں۔ مگر بہت عرصے سے مسیح کا ہوچکا ہوں (متلاشی)

جواب:- البتہ یسوع مسیح میں ایماندار ہوکر خدا کیساتھ رفاقت حاصل کرنیکا ہر ایک حق آپکا ہے میرا یقین ہے کہ آپ کی حالت میں اس پر زور دینے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ آپ کے خط سے میرے دل پر یہ اثر پڑتا ہے کہ آپ نے یا تو مسیحی زندگی کے سادہ طریق کو کافی طور سے دیکھا نہیں۔ یا اُس کی طرف پوری توجہ نہیں دی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ اثر جو مجھ پر ہوا ہے غلط ہو۔ اگر غلط ہو تو آپ بھر سکتے۔ فی الحال آپ کے غور کے لئے خدا کے ساتھ چلنے کے لئے تھوڑا ہوشمند ہونے کی نسبت میں بڑی باتوں کا سادہ طور سے بیان کرتا ہوں (۱) نجات اور اُس کی ساری برکتیں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے خدا کے بڑے رحم کے سبب جو ہم پر ہے اُس کے فضل کی بخشش ہے (۲) خدا جو کچھ کرنے اور دینے کیلئے راضی اور تیار ہے اُس کا اس نے اعلان اور وعدہ کردیا ہے۔ احتیاج اور خواہش کی ہر حالت میں ہمارا کام یہ ہے کہ ہم ٹھیک طور سے دریافت کریں کہ اُس نے ہمارے لئے کیا کرنیکا انتظام کیا ہے۔ اگر ہم نے ایسا نہیں کیا ہے تو ہم بغیر مقصد کے محض بھٹکتے پھرتے ہیں۔ ایمان سن لینے سے آتا ہے اور سن لینا خدا کے کلام سے (۳) رفاقت کے متعلق خدا نے جو کچھ کرنیکا وعدہ کیا ہے وہ اُس وقت کرتا ہے جب ہم اُس کے وعدے پر بھروسہ کرتے ہیں۔ پس ہم اُس کے کلام کے ہی وسیلے اُس کے ساتھ رفاقت کی زندگی میں داخل ہوتے ہیں جس کا مطلب خدا کی طرف سے یہ ہے کہ وہ اپنے کلام پر پورے اور جلالی طور سے قایم و وفادار رہتا ہے اور ہماری طرف سے یہ کہ ہم اُس کے کلام کے مطابق برکتوں کی بھرپوری کے لئے سادہ توکل رکھیں خدا کیساتھ چلنا وہمی یا دھندلی یا تاریک اور بے فیصلہ شدہ ادھوری بات نہیں ہے۔ سب کچھ اس کے کلام کے مطابق ہے۔ اسواسطے واضح صاف اور سادہ بھی ہے۔ جس طرح وہ عورت جسکو مسیح نے جریان کی بیماری سے اچھا کیا تھا اُس کو چھوئے بغیر اُس کے آس پاس رہ کر بھی سالہا سال تک بیماری کی حالت میں مبتلا رہتی اسی طرح ہماری دینی زندگی میں کوئی الٰہی خوبی نہ آتی اگر ہم خدا کے کلام میں ایمان کا استعمال نہ کرتے بلکہ جس طرح وہ عورت حکیموں کے اپنا مال لٹواتی رہتی اسی طرح ہم بھی دینی باتوں میں الجھ کر مایوسی کی حالت میں رہتے۔ پادری۔ این پی داس۔ فیروزپور

ملک کنعان کی سیر

جس وقت ہماری ٹرین جھیل کے کنارے السمخ اسٹیشن پر پہونچی جو دمشق سے اٹھارواں اسٹیشن ہی تو بڑا خوبصورت منظر تھا۔ جھیل گلیل۔ طبریاس۔ کفرناحم۔ دکاپلس اچھی طرح نظر آتے تھے گلیل کے رہنے والوں کی پوشاک دوسرے لوگوں سے بالکل نرالی تھی۔ ایک بھاری کمبل کا چوغہ اور سیاہ پگڑی جس کے صرف دو یا دو لپیٹے سر پر تھے۔ زبان سب کی عربی۔ یہ جھیل مچھلیوں کے شکار کے واسطے اب بھی مشہور ہی۔ اس وقت بھی جبکہ ہماری ٹرین اسٹیشن پر پہونچی ایک لڑکا مچھلی بیچتا ہوا وہاں پہونچا۔ اسٹیشن پر کوئی دوکان نہیں۔ نہ پانی کا انتظام۔ اگر کسی کو پیاس ہو تو انجن کے پاس جاوے وہاں سے پی لے۔ انجن کو ٹونٹی لگی ہوئی ہیں۔ یہ جھیل تین طرف پہاڑوں سے گھری ہے۔ مشرق دکاپلس کا علاقہ۔ شمالی جانب کفرناحم۔ مغربی سمت شہر طبریاس۔ ۲ بجے ٹرین دریائے یردن کے پار ہوئی۔ اب گویا ہیں ملک کنعان میں داخل ہوا۔ پہلا شہر جو مجھے نظر آیا تو بیت شان تھا۔ اس شہر کے پرانے کھنڈرات بھی نظر آتے تھے ٹرین یزرعیل کے میدان سے گزری جلبوعہ کے پہاڑ بائیں جانب تھے اور کوہ حرمون داہنی سمت جب افعولی کے اسٹیشن پر ریل پہنچی تو یہاں ایک مسیحی جوان انیس نامے مجھے آکر ملا۔ اور کہنے لگا کہ کیا آپ ناصرت کو جائیں گے۔ میں نے کہا کہ ہاں۔ اُس نے کہا کہ میں آپ کو لیچلونگا۔ گھوڑے کی سواری آپ کو ملیگی اور آنے جانیکا صرف ۵ فرنک لونگا۔ چونکہ یہ جوان کسی قدر انگریزی جانتا تھا۔ پروٹسٹنٹ مسیحی تھا میں نے اس کیساتھ جانا قبول کرلیا اور ریل سے اُتر پڑا۔ اگرچہ میرا ٹکٹ ہائفہ تک تھا۔ کہنے کو تو آنے جانیکا ۵ فرنک مقرر ہوا۔ مگر میرے قریباً ۱۰ فرنک خرچ آگئے۔ ریل سے اترکر میں بھائی انیس کیساتھ ان کے مکان کو چلا گیا۔ ایک مسلمان سرکاری افسر صلاح الدین نام بھی ان کے گھر شب باش ہوا۔ باقی آئندہ

شعر و سخن

گور غریباں

ہم نے دیکھا جب پڑی گور غریباں پر نظر
فرش گل کے سونیوالے سورہی ہیں خاک پر
مونس و غمخوار جتنے تھے کنارہ کر گئے
آج کوئی نوحہ گران کا نہیں آتا نظر
فاتحہ کو بھی نہ آئے قبر تک وہ آشنا
زندگی میں جو کہ رہتے تھے بہم شیر و شکر
مال و زر یونہیں پڑا رہجائیگا سب دہر میں
کام آئیگا وہی رکھا ہے جو زاد سفر
ایک دن ہے خاک میں ملنا یہ سب کچھ خاک ہو
دولت دنیا پہ نازاں کیوں ہیں انساں اسقدر
سینکڑوں گھر جن کے ہاتھوں سے ہم برہم ہوئے
کر رہی ہے چادر خاکی اونہیں زیر و زبر۔
یک بیک میری طبیعت ہوگئی بیچین آج
حالت گور غریباں پر جو کی میں نے نظر
اشک آنکھوں سے تھے جاری اور لب پر آہ تھی
یاد آیا مجھکو یہ مطلع کسی کا پُر اثر

کلکتہ کے گریٹ ایسٹرن ہوٹل میں ریوالور کا ناگہانی حادثہ ہوا۔ مسٹر کلیولینڈ صاحب سررشتہ خفیہ پولیس کے ڈائرکٹر ہیں۔ وہ ہوٹل میں فروکش تھے۔ ان کا اردلی شیر سنگھ آپ کی ریوالور صاف کرتا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے اسکو معلوم نہیں تھا کہ اس کے اندر ایک گولی موجود ہے اور اسی کا نتیجہ تھا کہ گولی چل گئی۔ وہ شیر سنگھ کے چھٹے میں اس زور سے لگی کہ بیہوش ہوکر گر پڑا۔ اور ہسپتال میں پہونچایا گیا ہے۔

مضامین

محنت

ہمیں سب سے بڑھکر اسباب کی ضرورت ہی کہ ہم اپنی سستی کی عادت کے روکنے میں مستعد ہیں۔ جب مسٹر گرے نے ایک فاضل سیاح سے جو کہ ایک بڑے حصے دنیا کی سیر کر چکا تھا یہ سوال کیا کہ کیا آپ نے کوئی ایسی چیز بھی دیکھی یا سنی ہی کہ جسے ہر فرد بشر خواہ وہ امیر ہو یا غریب تندرست ہو یا بیمار بوڑھا یا جوان تہ دل سے چاہتا ہو تو اُس نے جواب دیا کہ ہاں ایسی ایک چیز سستی ہی کہ ایک جنگل کے رہنے والے وحشی سے لیکر بڑی سلطنتوں کے حکمرانوں تک سب اس کے مطیع ہونا چاہتے ہیں۔

انسان کی یہ ایک خواہش ہوتی ہے کہ وہ قدرت کی برکات سے بغیر مشقت گوارا کئے پھل حاصل کرے۔ بیکار آدمی نہ دنیا میں کبھی کامیاب ہوئے اور نہ کبھی ہونگے سستی ہمیشہ زندگی میں ناکام رہی ہے اور ہوتی رہیگی۔ تمام چیزوں کی خاصیت میں ایک ایسا قانون موجود ہے کہ ان میں سستی کو ہمیشہ ناکامیابی کا منہہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ یہ ایک روکاوٹ ہے کہ جو انسان کو نکما پژمردہ۔ شاکی اور بدحال بنا دیتی ہے برٹن صاحب اپنی دلچسپ اور عجیب کتاب میں یوں لکھتے ہیں کہ تنگی اور پژمردگی محض سستی کے نتائج ہیں۔ بیکاری تمام برائیوں کی ماں۔ تمام شرارتوں کی جڑ اور شیطان کی آرام گاہ ہے۔ دماغ کی بیکاری جسم کی بیکاری سے کئی گنا بڑھکر ہے۔ بغیر مصروفیت کے عقل خداداد ایک عذاب ہے۔ بلکہ روح کے لئے یہ ایک زنگ اور وبا ہے۔ جیسے کہ ایک تالاب کے ساکن پانی میں بہت سے کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ ویسے ہی ہماری روح بھی بیکار رہنے سے ناپاک اور بدبودار ہو جاتی ہے۔ باقی آئندہ

انتخاب الاخبارات

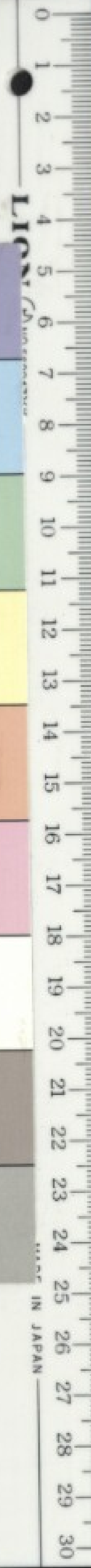
تجارت کپاس کا عظیم دھوکہ

بمبئی کے تین مشہور کارخانے جو کپاس کا بیوپار کرتے تھے۔

حال میں ایک عظیم دھوکے کا بیدردانہ شکار بنائے گئے۔ اُن کے پاس مقام بروچ سے جو بیدا اور کپاس کا بڑا مرکز ہے کپاس کے مال کی بلٹیاں موصول ہوئیں جن سے ظاہر تھا کہ اُن کے نام پر کپاس کی بوریاں بذریعہ ریلوے پارسل ارسال کی گئی ہیں۔ لچارسل کمپنی۔ لچاوبن سون مل کمپنی۔ اور آدین کاٹن کمپنی کے نام پر چار بلٹیاں موصول ہوئیں کہ جن کے عوض میں ساڑھے بارہ ہزار روپیہ۔ اور بارہ ہزار روپیہ۔ اور ساڑھے دس ہزار روپیہ۔ اور تیرہ ہزار روپیہ بذریعہ ہنڈیاں کے طلب کیا گیا تھا۔ یہ کارروائی میں صفائی اور چالاکی سے کیگئی کہ تینوں کمپنیوں کو آخر وقت تک کوئی شبہ نہیں تھا اور اُنہوں نے بلٹیاں خوشی خوشی حاصل کیں جن سے ظاہر تھا کہ بروچ کے تاجران امرچند رائے چند کی طرف سے یہ مال ارسال کیا گیا ہے۔ ریلوے کی رسیدیں بالکل صحیح اور باضابطہ معلوم ہوتی تھیں۔ ان کو خواب میں بھی اس کی دھوکا بازی کا خیال نہیں تھا۔ یہ چاروں ہنڈیاں جیٹھالال بھائیجی لال ساہوکاران بمبئی کی کوٹھی کی معرفت بھیجی گئی تھیں جو معتبر ساکھ والے کارخانہ دار ہیں۔ اور ہنڈیاں کا بیوپار کرتے ہیں۔ کل مالیت ہنڈیان کی ۴۸ ہزار روپیہ تھی۔ چنانچہ وہ ہنڈیاں باقاعدہ طور پر کمپنیوں مذکور کو دی گئیں۔ اور کمپنیوں نے مبلغ ۴۸ ہزار روپیہ ساہوکاران جیٹھالال بھائیجی کی دوکان پر حسب فرمائش کے جمع کرا دیا تھا۔ اتنے میں جیٹھالال صاحبان کو اسی مقام بروچ سے ایک چٹھی آئی۔ جو امرچند رائے چند کی طرف سے تھی کہ جس نے مال کپاس کی بلٹیاں ارسال کی تھیں چٹھی میں لکھا تھا کہ جو روپیہ آپ کے پاس جمع کرایا گیا ہے۔ اُس کے وصول کرنے کو ہمارا آدمی آتا ہے۔ مہربانی کر کے اس کو چاروں ہنڈیوں کا روپیہ (۴۸۰۰۰) دیدیویں۔ چنانچہ اُس کے بعد ایک آدمی بھی آیا جو خود کو بروچ کے امرچند رائے چند کا معتبر بیان کرتا تھا۔ اور اُس نے یہ بھی سمجھکیا کہ میں مطابق اُس خط کے آیا ہوں جو ہمارے سیٹھ صاحب آپ کو بھیج چکے ہیں اگر جیٹھالال ساہوکار اس موقعہ پر خاص احتیاط نہ کرتے تو دھوکہ بازی صاف چل جاتی۔ اُن کے پاس ۴۸ ہزار روپیہ بیشک جمع تھا اور اسی واسطے جمع تھا کہ امرچند رائے چند ساہوکاران بروچ کو ارسال کریں۔ لیکن ساہوکاروں کے تجربہ کے لحاظ سے آپ کو اس شخص پر کچھ شبہ پیدا ہوا۔ آپ نے اسکو روپیہ دینے سے انکار کیا اور کہا کہ ہمارا آدمی خود بروچ جانیکو طیار ہے وہی روپیہ لیکر سیٹھ امرچند کی دوکان پر داخل کریگا فرضی معتبر اس پر بھونچک سا رہ گیا۔ اُس نے کہا کہ آج ہی شام کو گاڑی میں روپیہ بھیجا جاوے۔ لیکن سیٹھ جیٹھالال نے بروئے احتیاط ساہوکارہ کے رات کی گاڑی میں بھیجنا منظور نہیں کیا اور کہا کہ کل صبح کی گاڑی میں روانہ کریں گے چنانچہ فرضی معتبر کو منظور کرنا پڑا۔ بروچ کا شہر بمبئی سے چند گھنٹہ کے فاصلہ پر ہے۔ قبل دوپہر بروچ میں پہونچے۔ یہاں فرضی معتبر نے کہا کہ چلئے سیٹھ امرچند کی دوکان پر روپیہ داخل کیجئے لیکن اُس نے بروئے مزید احتیاط کے اُس کے ہمراہ جانا منظور نہ کیا۔ اور کہا کہ ہم اپنے دوست سیٹھ ادھیرجی منچرجی دلال کے یہاں جاتے ہیں اور وہیں ۴۸ ہزار روپیہ آپ کے سیٹھ صاحب کو روانہ کریں گے۔ تاکہ کچھ شبہ باقی نہ رہے۔ اس وقت تک کل کارروائی نیک نیتی سے تھی۔ لیکن فرضی معتبر نے جس کا نام بھوپ لال دامودر تبلایا جاتا تھا بہت زور دیا کہ آپ ہمارے ساتھ ہی امرچند کی دوکان پر چلکر روپیہ داخل کریں۔ اس امر پر شبہ پیدا ہوا۔ چنانچہ جیٹھالال ساہوکار کا آدمی ادھیرجی کی دوکان پر پہونچا۔ وہاں منتظر تھا کہ امرچند رائے چند کو روپیہ حاصل کریں۔ لیکن بروچ میں اس نام کے سیٹھ کا کچھ پتہ نہیں پایا۔ ادھیرجی دلال بھی حیران تھا کہ یہ امرچند رائے چند کون حضرت ہیں۔ غرضیکہ اب اس چالاکی کا بھنڈا پھوٹا۔ اور بابولال دامودر بھی اس طرح غائب تھا جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ ادھر تاجران کپاس کو پتہ لگا کہ اُن کے مال کی بلٹیاں بالکل فرضی تھیں۔ انہوں نے گھبرا کر سیٹھ جیٹھالال سے دریافت کیا اور یہ معلوم کر کے نہایت خوشی ہوئی کہ ساہوکار کی احتیاط کارگر نکلی۔ اور ۴۸ ہزار روپیہ ضائع ہونے سے بچ گیا اگر ساہوکار جیٹھالال اس فرضی معتبر بابو لال دامودر کو روپیہ دیدیتے تو اُن کا کچھ قصور نہیں تھا۔ محض اُن کی احتیاط اور تاجران کپاس کی خوش نصیبی اس آڑے وقت میں کام آئی۔ پولیس کو اس عظیم دھوکا بازی کی رپورٹ کی گئی۔ جو شروع سے آخر تک دھوکہ تھا۔ لیکن محض ساہوکاران کی خبرداری سے بدمعاشوں کی چالاکی طاق پر دھری رہ گئی۔ اس پر تاجران بمبئی میں بڑی سنسنی پھیل رہی ہے۔ پولیس دھوکا بازوں کا پتہ لگانے میں دوڑ دھوپ کر رہی ہے۔ لیکن امرچند رائے چند والوں کا اب تک کچھ پتہ نہیں لگا۔ تاہم تحقیقات و تلاش کا سلسلہ جاری ہے۔ اگر ایسے بدمعاشوں کا پتہ لگایا جاوے تو یقین ہے کہ عدالت سے اس سنگین جرم کی قرار واقعی سزا پائیں گے۔ سچ پوچھئے تو یہ بھی ایک قسم کا ڈاکہ ہے۔ اس کی سازش کیسی گہری تھی۔ اور کتنے ترمال پر ہاتھ پھیرنے کی کوشش کی تھی ساہوکاران جیٹھامل کی احتیاط اور دور اندیشی کی کہاں تک تعریف کی جاوے۔ اگر وہ اس نازک موقعہ پر ایسی قیمتی احتیاط نہ فرماتے تو کیسا سخت اندھیر ہو جاتا۔ اور بعد میں اس نقصان کا پتہ لگانا ایسے ہی مشکل تھا۔ کہ جیسا امرچند رائے چند کی فرضی دھوکا بازوں کے پتہ لگانے میں مشکل پیش آ رہی ہے۔ (اخبار عام)

رشوت ستانی

سرمہ روزگار آگرہ کا نامہ نگار



لکھتا ہے کہ تھانہ سیپور ضلع متھرا کے اہل کاران پولیس نے ایک ہندو عورت ٹھگ قوم کے ساتھ تشدد اور جبر کر کے اسی روپیہ رشوت کا اقرار دلوا کر کے اس کا زیور گاؤں کے مہاجن کے ہاں رکھوا لیا۔ عورت نے وعدہ کیا کہ متھرا سے روپیہ لاکر دیدوں گی اور زیور اپنا واپس لونگی۔ عورت مذکور متھرا پہونچکر سیدھی سپرنٹنڈنٹ پولیس کے بنگلہ پر جا کر دادخواہ ہوئی۔ صاحب بہادر نے اسی وقت منشی بہا بلیل صاحب انسپکٹر حلقہ اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بہ تبدیل لباس معہ عورت کے مقام سیپور روانہ کیا وہاں پہونچ کر یہ ہر دو افسر ایک خاص موقعہ پر پوشیدہ رہے اور عورت نے بچے کی معرفت تھانہ میں کہلا بھیجا کہ روپیہ آ کر لے جاؤ اور زیور میرا دیجاؤ۔ اس اطلاع پر کنسٹبلان متعینہ تھانہ مہاجن کی دوکان پر آ موجود ہوئے۔ اور انہوں نے دو افسروں کے نام سے اسی روپیہ شمار کر کے اور رکھو کے کھیسے پر کھ لئے جس وقت روپیہ لیکر روانہ ہوئے اُسیوقت ہر دو افسران پولیس نے جو تبدیل لباس عورت کیساتھ گئے تھے اپنا لباس اُتار کر اُن کو موقعہ پر گرفتار کر لیا اور متھرا لے آئے اور سفر الدین سب انسپکٹر متعینہ تھانہ سیپور پر مقدمہ فوجداری چل رہا ہے۔ ملازمان تھانہ نہ اجو کہ شریک اس جرم کے تھے ماخوذ ہیں صاحب سپرنٹنڈنٹ کی تعریف رعایا کی طرف سے جابجا ہو رہی ہے۔ اخبار عام

وحشتناک حادثہ

کلکتہ کے مہیش تلا محلہ میں تندو داسی نامی ایک بیوہ کے لڑکا پیدا ہوا تھا۔ اس کی عمر ۲۵ سالہ کی ہے وہ اپنی کرتوت پر سخت نادم تھی۔ اس نے بچہ کو گھر میں لیجا کے پھونک دیا۔ لیکن خوش قسمتی سے ڈویژنل انسپکٹر کو فوراً اس واقعہ کی خبر ملی اور وہ موقعہ واردات پر جا پہونچا اور جلتے ہوئے بچہ کو اپنی حراست میں لے لیا۔ بیوہ عورت گرفتار ہو گئی پولیس تحقیقات میں مصروف ہے۔

دعوی گرونانک ہونیکا جوالا سنگھ

بمعصر ایڈورٹائزر رقمطراز ہے کہ قلعہ جیون سنگھ تھانہ جنڈیالہ ضلع امرتسر میں جوالا سنگھ نامی ایک شخص گرونانک ہونیکا دعویدار ہوتا ہے نیز اپنے دو ہمراہی پرتاپ سنگھ اور سندر سنگھ کی بابت انسپکٹر پولیس جنڈیالہ کے سامنے بیان دیا ہے کہ انگریزوں کی حکومت کے بعد پرتاپ سنگھ بادشاہ ہوگا۔ سندر سنگھ وزارت پر ہوگا۔ چنانچہ پولیس نے حسب ضابطہ مقدمہ ہذا کا چالان عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر میں کر دیا لیکن برخلاف اس کے جوالا سنگھ کا بیان ہے کہ پرتاپ سنگھ ایک ساہوکار ہے اور جس کے لئے میرا ارشاد ہوتا ہے۔ اس کو قرضہ دیا جاتا ہے اس لئے میں پرتاپ سنگھ کا ذریعہ ہوں صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے ان بیانات کو قلمبند کر لیا ہے۔ گزشتہ ۹ اپریل کو تینوں مجرموں پر فرد جرم لگادی گئی ہے۔ گواہاں صفائی ۱۲ اپریل کو پیش ہونگے۔ راجپوت گزٹ

زمینداروں پر گورنمنٹ کی مہربانی

رائے بہادر کا دوسرا سوال یہ تھا کہ زمینداروں کو زرمالیہ ادا کرتے وقت بہت سی تکلیفات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر زمینداروں کو زرمالیہ بذریعہ منی آرڈر یا نوٹ رجسٹری شدہ بھیجنے کی اجازت دیجاوے تو اس میں گورنمنٹ کا کچھ ہرج نہیں۔ اور زمینداروں کو بہت آرام اور فائدہ ہوجاویگا۔ سرکار کی طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ مروجہ قاعدہ یہ ہے کہ زمیندار زرمالیہ کو اپنے گاؤں کے نمبردار کی معرفت بھیجتے ہیں۔ گورنمنٹ کو معلوم ہے کہ بیشک بعض اوقات نمبرداروں کو جب وہ تحصیل میں روپیہ داخل کرنے کے لئے لاتے ہیں۔ تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس قسم کی تکلیف کو رفع کرنے کی غرض سے گورنمنٹ نے زرمالیہ کا بذریعہ ڈاک لئے جانیکا تجربہ سنہ ۱۸۹۰ء اور ۱۸۹۳ء میں کیا تھا لیکن معلوم ہوا کہ نوٹوں کا بذریعہ رجسٹری بھیجنا خطرہ سے خالی نہیں۔ اس میں غبن چوری اور راہ میں گم ہوجانیکا خوف ہے اس لئے یہ تجویز ملتوی کر دی گئی۔ ضلع لائلپور کی طرف سے اب ایک تازہ سوال پیدا ہوا ہے اور وہ فنانشل کمشنر صاحب بہادر کے زیر غور ہے۔ سوال یہ ہے کہ نمبرداران زرمالیہ کو اپنے ضلع کے کسی بنک میں جمع کرائیں اور بنک کی رسید بذریعہ رجسٹری تحصیل میں بھیجدیں گورنمنٹ کا یہ جواب از حد تسلی بخش ہے۔ اور معاملہ کا روپیہ بنکوں میں جمع کئے جانیکی تجویز ایسی اعلیٰ ہے کہ تمام زمیندار اس کے لئے گورنمنٹ کے تہدل سے شکر گزار ہوں گے مگر ضرورت ہے کہ یہ تجویز گو بطور تجربہ ہی سہی بہت جلد عمل میں لائی جاوے تاکہ غریب زمیندار تکلیف سے جو انہیں خواہ مخواہ برداشت کرنی پڑتی ہے بچ جائیں۔

پنجاب میں بجلی کی قوت سے آبپاشی

یہ خبر نہایت دلچسپی سے سنی جاویگی کہ ریاست مالیرکوٹلہ کے حکام کنوؤں میں سے بجلی کی قوت کے ذریعہ سے آبپاشی کرنیکا تجربہ کر رہے ہیں۔ برقی طاقت نہر سرہند کے آبشار سے پیدا کیجاویگی ضلع امرتسر میں بھی حکام نہر اسی قسم کے تجربہ کر رہے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں پنپ کے ذریعہ سے کنوئیں سے پانی نکالنے والوں کے تقرر سے نہایت عمدہ نتائج پیدا ہونے کی اُمید ہے کیونکہ اس طرح ان مقامات میں بھی جہاں نہروں سے آبپاشی نہیں ہوسکتی۔ زراعت کی پیداوار کی کافی ضمانت ہو سکتی اور قحط سالی کا خوف بہت کم رہ جاتا ہے۔ غرض یہ حوصلہ افزا امر ہے کہ آبپاشی وکاشتکاری کے متعلق ہمارے صوبہ میں مناسب ترقی خیز تجاویز عمل میں لائی جا رہی ہیں۔

ہندوستان

گلدستہ اخبار

الہ آباد (علاقہ بہاولپور) میں سماۃ رحمت بیوہ کو اُس کے وارثوں نے مجبور کیا کہ اپنی قوم میں کسی کیساتھ نکاح پڑھوائے رحمت کو اُس کے وارثوں کی نصیحت ناپسند تھی۔ لہذا اُس نے ممدن شوانے خاں بیلے سے اپنا نکاح کر لیا اور اسی کے پاس چلی گئی جب وارثوں کو اس بات کا پتہ لگا تو وہ راتوں رات سات آٹھ کوس کا فیصلہ طے کر کے اس مقام پر پہونچے۔ جہاں سماۃ مذکورہ نے نکاح کیا تھا۔ انہوں نے اُس کو گھیر لیا اور اندر داخل ہو کر رحمت اور اس کے خاوند ہردو کی ناکیں کاٹ ڈالیں۔ موضع کے دیگر باشندوں نے حملہ آور جماعت کا مقابلہ اس غرض سے نہ کیا کہ وہ لوگ اسلحہ وغیرہ سے مسلح ہو کر گئے تھے۔ صبح ہوتے ہی پولیس کے تھانہ دار موقعہ واردات پر تشریف لائے۔ اور ملزمان کا پتہ لگا کر ۱۶-۱۷ آدمیوں کو گرفتار کر کے صدر بہاولپور میں لے آئے۔ جہاں اُن سب کا چالان کیا گیا۔

فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کی گاڑیوں پر بسبب بازی ہوتی دیکھکر حکم دیا گیا ہے کہ تمام درجوں کا رنگ باہر سے یکساں ہوا کرے۔

میجر باوا جیون سنگھ بہادر صوبہ مشرقی بنگال و آسام میں قائم مقام انسپکٹر جنرل جیلخانہ جات کی خدمات انجام دے رہے تھے۔ حال ہی میں آپ کو مستقل کیا گیا ہے اُس کے معنے یہ ہیں کہ گورنمنٹ ہر روز اہل ہند کی لیاقت کا اعتراف کرتی جاتی ہے۔

دیوان صاحب جونا گڑھ اطلاع دیتے ہیں کہ ہز ہائینس نے علیگڈھ کالج کو ۲۵ ہزار روپیہ عطا فرمایا ہے۔ ۵ ہزار سر آغا خاں کے یورپین ایجوکیشن اسکالرشپ فنڈ میں آٹھ ہزار ایک چھاپہ خانہ کے لئے اور ۱۲ ہزار ایک ہوٹل کے لئے عطا ہوا۔ گویا کل پچاس ہزار عطا کیا گیا ہے۔ ہندو رؤسا بجائے اپنی قوم ضروریات کے دوسروں ہی کو دینا زیادہ موجب فخر سمجھتے ہیں۔

مدرسہ تعلیم القرآن کا ایک لڑکا عمر ۱۴ سالہ نام فقیر محمد بہ ہوا رشام کو دریا راوی میں ڈوب کر کے مر گیا۔

پشاور میں بلوہ کے تباہ شدوں کے لئے چندہ سے ۳۰ ہزار جمع کیا گیا اور ۱۰ ہزار کمیٹی نے بھی دیا ہے۔

جیلخانہ امرتسر مختصر کر گیا۔ بڑی میعاد کے قیدی لاہور جالندھر۔ گورداسپور بھیجے گئے۔ عملہ تخفیف کیا گیا۔

پچھلے ہفتہ ہند میں طاعون سے ۲۱۶۰۰ مرے صوبجات متحدہ میں ۹۱۳۹ پنجاب میں ۸۶۵۵۔

چھاؤنی آگرہ کے ایک ہرکارہ ڈاک کو دو سال قید سخت ۲۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔ ۲۰۰۰ روپیہ کا آرمنی آرڈر ہضم کیا تھا۔

دربار کپورتھلہ نے بھی تیئس اخبارات و رسالوں کا داخلہ بند کر دیا ہے دس برس قید ہوگی جرمانہ علاوہ

امریکہ کے ۵۰۲ سیاحوں کا ہجوم بذریعہ جہاز کلکتہ میں وارد ہوا۔ بنارس وآگرہ سے بمبئی جاویں گے۔

عرصہ دو ایک سال کا ہوا جبکہ گورنمنٹ پنجاب نے یہ تجویز پیش کی تھی کہ ضلع شملہ کے مقامات میں جہاں جہاں موزوں موقعہ ہو میوہ جات کے پیڑ بطور تجربہ کے بوئے جاویں۔ اس میں ہر پہلو سے فائدہ سمجھا گیا ہے کہ فضا کے علاوہ پیداوار میوہ کی تقویت ہوگی۔ حضور کمانڈنگ چیف افواج نے اس قسم کے تجربات کرنے کا تمام چھاؤنیوں میں حکم دیا ہے۔ کہ ہر جگہ حدود چھاؤنی میں جہاں موقعہ موزوں ہو میوہ جات کے درخت نصب کئے جاویں۔ اس سے چھاؤنیوں کے میدانوں کی قیمت دوبالا ہو جاویگی۔

لاہور کی طرح ایک دو خوشنما پارک کا پُر فضا گلشن تفریح عامہ کے لئے الہ آباد میں بھی بنایا جاویگا۔ اسکی تجویز بڑی خوشی سے منظور کی گئی ہے۔ حضور وائسرائے نے کونسلوں کی اصلاح کے متعلق جو نمایاں کام کیا ہے اسی کی قدردانی اور شکرگزاری نے اہل الہ آباد کو اس موزوں یادگار پر آمادہ کیا ہے۔ کلکتہ میں بھی حضور وائسرائے کی یادگار کے لئے ایک عام چندہ کی سلسلہ جنبانی کی گئی ہے۔ جس میں یقین ہے کہ خاطر خواہ کامیابی ہوگی۔

لوکل

شہر کے سکولوں کا نتیجہ امتحان انٹرنس ذیل میں درج ہے۔

گورنمنٹ ہائی سکول۔ ۴۰ میں سے ۱۷ پاس اور ۵ زیر تجویز
مشن ہائی سکول۔ ۲۳ میں سے ۱۲ پاس اور ۳ زیر تجویز
آریہ ہائی سکول۔ ۲۰ میں سے ۱۱ پاس اور ۵ زیر تجویز
خالصہ ہائی سکول۔ ۱۲ میں سے ۱۱ پاس اور ۲ زیر تجویز
اسلامیہ ہائی سکول۔ ۲۴ میں سے ۱ پاس
کرسچین بائز ہائی سکول۔ ۴ میں سے ۳ پاس

زیر تجویز طلباء کا نتیجہ جلدی نکلنے والا ہے۔

میلہ روشنی پچھلے اتوار کو ختم ہوا۔ امسال رونق بوجہ جاری طاعون و فصل کاٹنے کم تھی۔

کوتوالی گرجا گھروں میں منادی انجیل اچھی طرح سے ہوتی رہی۔

رسید زر

مسٹر ای۔ ایشر داس ۱۹۱۰ء ہر۔ مسٹر مومیلیو پرتھوی لعل ۱۹۱۰ء ہے۔ مسز آرجان ۱۹۱۰ء ۱۰ر پادری احمد شاہ اشتہار ہے۔ مسٹر جے۔ جی الکنڈر ۱۹۱۰ء ہر۔ پادری۔ سی اے۔ رابرٹس ۱۹۱۰ء عہ۔ پادری ایس گھم بقایا عہ۔ مس اے۔ ای۔ کلیلینڈ ۱۹۱۰ء عہ۔ پادری جے رابنس بقایا عہ۔ بابو ودلی داس ۱۹۱۰ء ہر۔ پادری اے ایس ویسلی ۱۹۱۰ء ہر۔ پادری ایل سٹا شمٹ ۱۹۱۰ء ہر

مسٹر ومیراج	۱۹۱۰ء	ہر
پادری ٹو اکرٹی۔ ایس سکاٹ	۱۹۱۰ء	ہر
پادری جے۔ ایچ۔ سمارٹ	بقایا	ہے
مسٹر این۔ سٹیفن	۳ ماہ	۱۰



پرسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ پرسبٹیرین مسیحیوں کا سب سے پُرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۴۱ برس میں اس فنڈ نے ۶۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپئے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ نئے پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ
ہندوستان پنجاب " عا
غیر ممالک سے " ۵ ؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ	؎	ے
چوتھائی کالم	؎	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	معہ
پورا کالم	عہ	معہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	معہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ؍ مابعد کے لئے ۱ ؍ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ: نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

رسالے اور کتابیں

بزبان اردو اور پنجابی

جو صاحب خریدنا چاہتے ہیں فہرست ہم سے طلب کریں

جو مفت نہیں بھیجی جائینگی مشنریوں کیواسطے جو پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ خریدیں اُن کو آٹھ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جاویگا۔ اور جو مدرسوں کُتب فروشوں کی معرفت بیچنا چاہتے ہیں اُنکو ۲۵ روپیہ فیصدی ڈسکونٹ دیا جائیگا + جو کتابیں خاص قیمت پر بیچی جاتی ہیں اُنپر ڈسکونٹ نہیں دیا جاتا

گیت کی کتابیں

رومن اُردو بڑے حروف کے جلد کپڑا		عصہ ۱
رومن اُردو معہ راگ	. . . .	؎ ۱
رومن اُردو کاغذی جلد	. . .	۸ ؍
شبد و غزلیں فارسی اُردو	..	۹ پائی
ایضاً	گورمکھی	۶ پائی
ایضاً	ہندی	۶ پائی

سی بی۔ پی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۹۱۰ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ ؍ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ۔ ۳ یا زیادہ للعہ۔ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گرد کونول وکرم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ ۹ سے ماصہ تک گرو کونول لعہ

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویر دار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے عہ

محصولڈاک علاوہ + اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ ؍ فی سبق محصول ڈاک علاوہ۔ یعنے ۱ کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصول ڈاک +

یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں + یہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں۔ جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائیبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ اُنکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے۔ اسلئے بذریعہ اِس اشتہار کے ترغیب دی جاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بُک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں اُن کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مُفید ہیں +

جو صاحب لکھو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے +

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام دولکی براد رتہ چھپا اور شائع ہوا۔